

نشہ آور اشیا کے فرد اور معاشرے پر برے اثرات

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل کے ذریعے تمام مخلوقات پر فوقیت دی ہے ، عقل ہی ایک ایسی نعمت ہے جس پر احکام خداوندی کے پابند ہونے کا دارومدار اور غور و فکر کرنے کی بنیاد ہے ، جن لوگوں نے ان نعمتوں میں کوتاہی کی اور ان کا حق ادا نہ کیا اللہ نے ان کی مذمت کی ہے ، ارشاد خداوندی ہے : {أَفَلَا يَعْقِلُونَ} پس کیا وہ سمجھتے نہیں ۔ {أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ} پس کیا تم غور و فکر نہیں کرتے ، {وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ} اور اس کو علم والے ہی سمجھتے ہیں ، اور ارشاد خداوندی ہے {قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ} اور ہم نے تمہارے لئے نشانیوں کو کھول کر بیان کر دیا ہے تاکہ تم سمجھو ۔ اور ارشاد خداوندی ہے {إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَى} اور اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔ حسن بصری رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے کہ : اگر عقل کو خریدا جا سکتا تو لوگوں اس کی قیمت ادا کرنے میں حد سے تجاوز کر جاتے اور تعجب ہے ان لوگوں پر جو اپنے مال سے ایسی چیز خریدتے ہیں جو عقل کو تباہ و برباد کر دیتی ہے ۔

اسلام میں عقل ، غور و فکر اور فہم و ادراک کو بہت بلند مقام حاصل ہے ، دین متین نے عقل کی مختلف طریقوں سے حفاظت کی ہے اور ہر اس چیز کو حرام قرار دیا ہے جو عقل کو نقصان پہنچائے یا اسے فہم و ادراک کی صلاحیت سے عاری کر دے ، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} اے ایمان والو ! بیشک شراب اور جوا اور نصب کئے گئے بت اور فال کے تیر ناپاک شیطانی کام ہے سو تم ان سے پرہیز کرو تاکہ تم فلاح پا

جاؤ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم جب اپنے صحابہ کو بیعت کرتے تو آپ فرماتے: (میں تم کو اس بات پر بیعت کر رہا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، کسی معصوم جان کو ناحق قتل نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے اور کوئی بھی نشہ اور چیز نہیں پیو گے)، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: (اور تم کوئی بھی نشہ اور چیز نہیں پیو گے) ایک عام لفظ ہے جو تمام نشہ اور چیزوں کو شامل ہے، اور ان کے ناموں کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا، اس بنا پر ہر اس چیز پر شراب کی طرح حکم حرمت لاگو ہو گا جو عقل کو زائل کر دے خواہ وہ کسی بھی طریقہ سے ہو پینے سے ہو، سونگھنے سے ہو یا انجکشن کے ذریعے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پختہ اصول وضع کر دیا ہے جو زمان و مکان کی تبدیلی کے ساتھ تبدیل ہوتا ہے نہ حالات و اشخاص کے تبدیل ہونے سے تبدیل ہوتا ہے اور وہ ایک ایسی علت بیان کرتا ہے جو شراب اور ہر قسم کی نشہ اور چیز پر لاگو ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہر نشہ اور چیز شراب ہے اور ہر نشہ اور چیز حرام ہے، جس نے دنیا میں شراب پی اور پھر اس سے توبہ نہ کی تو وہ آخرت میں اس سے محروم رکھا جائے گا)

تو اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ شراب ہر نشہ اور چیز کو شامل ہے لوگ چاہیں اس کو جو بھی نام دے دیں اور خواہ وہ چیز سیال ہو یا خشک، جب تک اس میں حرام معنی یعنی نشہ پایا جاتا ہے تو وہ شراب کے حکم میں داخل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (جس چیز کی کثرت نے نشہ دلایا تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے)، اور آپ کا ہی فرمان ہے: (میری امت کے کچھ لوگ ضرور شراب پیئیں گے وہ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے)۔

جو شخص شراب استعمال کرتا ہے یا بیچتا ہے یا بناتا ہے اس کی شدید مذمت کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اللہ تعالیٰ نے شراب ، اسے پینے والے ، اسے پلانے والے ، اسے بیچنے والے ، اسے خریدنے والے ، اسے تیار کرنے والے ، اسے اٹھا کر لانے والے پر اور جس شخص کی طرف اٹھا کر لائی جا رہی ہے اس پر لعنت کی ہے) ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اس دستر خوان پر مت بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے) ۔

اسلام نے جس وقت نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا ہے تو اس نے فرد اور معاشرے کی حفاظت کے لئے ان کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ ان کے بہت سے نقصانات ہیں جو نشہ آور اشیا کے عادی شخص کی صحت پر رونما ہوتے ہیں اور معاشرے پر منفی اثرات چھوڑتے ہیں ، شراب عقل کو زائل کر دیتی ہے ، رعب و دبدبہ اور مروت ختم کر دیتی ہے اور شرم و حیاء کا جنازہ نکال دیتی ہے ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت ہمارے سامنے مثال ہے آپ نے شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا حتیٰ کہ زمانہء جاہلیت میں بھی شراب کو منہ تک نہیں لگایا تھا ، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ایک مدہوش آدمی کے پاس سے گزرے جو گندگی میں اپنا ہاتھ مار رہا تھا اور اس گندگی کو اٹھا کر اپنے منہ کے قریب کرتا اور جب اس کو بدبو پاتا تو اس کو دور کر دیتا ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا : "یہ نہیں سمجھتا کہ یہ کیا کر رہا ہے" پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے اوپر حرام قرار دے دیا۔

مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے صحابہ کے مجمع میں پوچھا گیا کہ : کیا آپ نے زمانہء جاہلیت میں شراب پی تھی ؟ آپ نے کہا : میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ، انہوں نے کہا : ایسا کیوں ہے ؟ آپ نے کہا : میں اپنی عزت اور مروت کو محفوظ رکھتا تھا کیونکہ جس نے شراب پی وہ اپنی عزت و مروت کو ضائع کرنے والا ہے ، یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا : (ابوبکر نے سچ کہا ، ابوبکر نے سچ کہا)۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صورت حال اس بات کی تاکید کرتی ہے کہ نشہ آور چیزیں استعمال کرنے والا اور ان کا عادی شخص خاندان کی تباہی و بربادی اور اس کے افراد کے راہ راست سے بھٹکنے کا سبب بنتا ہے اور نشہ آور چیزوں کے عادی شخص کے ہاں انسانی احساسات اور انسانی اقدار کا کوئی وجود نہیں ہوتا ، اور یہ چیز معاشرے میں بہت سے منفی حالات پیدا ہونے کا سبب بنتی ہے جیسا کہ عورتوں کے ساتھ چھیڑ خانی کرنے ، طلاق کے رجحان میں اضافے اور خاندانی پھوٹ وغیرہ کی صورتحال ہے ، اور یہاں سے چوری ، قتل و غارت اور لوٹ مار کرنے جیسے مختلف جرائم پھیلتے ہیں کیونکہ نشہ کا عادی شخص اپنے فعل اور اپنے جرم کے نتائج کی پرواہ نہیں کرتا ، اس کو صرف ایک ہی فکر لاحق ہوتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طریقے اور ذریعے سے نشہ آور اشیا حاصل کر لے ۔

نشہ آور اشیا نے کتنی ہی جنگوں کی آگ کو بھڑکایا ؟ کتنے صاحب ثروت لوگوں کو فقیر بنا دیا ؟ کتنے صحت مند لوگوں کو بیمار کر دیا ؟ کتنے اعلیٰ ظرف لوگوں کو کمتر بنا دیا ؟ کتنے عزت دار لوگوں کو ذلیل کر دیا ؟ کتنے شوہر اور بیویوں کے درمیان جدائی کی ؟ کتنی حسرت و ندامت کو اپنے ورثہ میں چھوڑا ؟ اور ان کے پینے والوں کے لئے کتنی مصیبتیں اور تکلیفیں لے کر آئی ہیں ؟ یہ ہر بری خصلت کی اصل اور ہر برائی کی کنجھی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابودرداء کو کی ہوئی وصیت میں مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا : (تم ہرگز شراب مت پینا ، یہ ہر برائی کی کنجھی ہے) ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا : " شراب سے اجتناب کرو ، یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے "۔

نشہ آور اشیا اور شراب کا عادی ہونا اقتصادی ، معاشرتی ، اخلاقی ، تعلیمی اور تربیتی کمی کی سب سے بڑی وجہ ہے ، اس کے علاوہ یہ بہت سے نفسیاتی اور جسمانی امراض کا سبب ہے جیسا کہ ، بے چینی ، افسردگی ، نفسیاتی اور اعصابی تناؤ ، حافظے کا مضطرب ہونا ، تنہائی ، ضائع ہونے کا شعور ، الگ تھلگ رہنا وغیرہ جیسی نفسیاتی اور عقلی بیماریاں جو اس تباہ کن خطرے کی روک تھام کی ضرورت کو ہمارے اوپر لازم قرار دیتی ہیں ، نشہ آور اشیا اور شراب کی عادت کے ذریعے نوجوانوں کو نشانہ بنانا درحقیقت ملک کو نشانہ بنانا ، اس کی قوت کے عناصر کو کمزور کرنا اور اخلاق حسنہ اور اعلیٰ اقدار کو تباہ کرنا ہے ۔

نشہ آور اشیا کے خطرے کو محسوس کرنے کے لئے یہی کافی ہے کہ جو بھی اس کے جال میں پھنسا ہے اور اس نے اس کا ذائقہ چکھا ہے اس پر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ اس میں ایک اچھے انسان سے ایک خطرناک مخلوق کا روپ اختیار کر لیتا ہے جس کے لئے اپنے اعصابی اعضاء کو راحت پہنچانے والی اشیا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے دین کو بیچنا یا چوری اور قتل تک کرنا ممکن ہوتا ہے اور وہ جنون کی حالت اختیار کر لیتا ہے جو کہ شراب کے عادی کو اپنی ذات کے شر سے محفوظ رکھنے اور اس کے خاندان اور معاشرے کو اس کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے دخل اندازی کا تقاضا کرتا ہے ۔

ہمیں اشد ضرورت ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنی اپنی جگہ اور اپنے اپنے شعبے میں اپنے نوجوانوں اور اپنے بیٹوں کے حق میں اپنی ذمہ داری سرانجام دے اور یہ ذمہ داری خاندان اور اس کے تربیتی کردار سے شروع ہوتی ہے اور سکول ، یونیورسٹی اور اس کے تعلیمی اور مصلحانہ کردار سے ہوتی ہوئی دینی اداروں اور میڈیا کے تعاون سے پائے تکمیل تک پہنچتی ہے ، ہمیں یہ ذمہ داری ادا کرنی ہے کہ ہم اپنے بیٹوں کو نشہ آور اشیا اور شراب کا شکار بننے کے لئے نہ چھوڑ دیں ،

خطرہ بہت بھیانک ہے اور اس کی قیمت ہمارے بیٹوں کی عقلیں ، ان کی نفسیاتی اور جسمانی صحت اور ان کا مال و متاع ہے، ہمیں شانہ بشانہ کھڑا ہونا چاہیئے تاکہ ہم ایک ایسی اچھی نسل کی تربیت کر سکیں جو عمدہ اخلاق ، تعمیر و ترقی پر قدرت رکھتی ہو اور وطن کو گھیرے میں لئے ہوئے خطرات سے حقیقی آگاہی اور ان کا مکمل فہم و ادراک رکھتی ہو

اس سال پانی کے صحیح استعمال کرنے کے متعلق راہ نمائی کرنے کے لئے منائے جانے والے ہفتے کی مناسبت سے ہم اپنے آپ کو پانی جیسی نعمت جو کہ ہم پر اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے ، کی یاد دہانی کرواتے ہیں ، پانی زندگی اور زندہ انسانوں کی اصل اور کشادگی و خوشحالی کا سب سے اہم ذریعہ ہے اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾ اور ہم نے ہر ذی روح کو پانی سے پیدا کیا ۔ اور دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے ﴿وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ﴾ اور تو زمین کو بالکل خشک دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو اس میں تازگی کی حرکت آ جاتی ہے اور وہ بڑھنے لگتی ہے اور خوشنما نباتات میں سے ہر نوع کے جوڑے اگتی ہے ۔

اسلام نے پانی کی نعمت کا بہت زیادہ اہتمام کیا ہے اور ہمیں اس کا درست استعمال کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے استعمال میں اسراف کرنے کو ظلم اور دوسروں کے حقوق پر زیادتی کرنے کی ایک صورت قرار دیا ہے ، ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تاکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو سیکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہر عضو کو تین تین دفعہ دھوتے ہوئے وضو کرنے کی کیفیت بتائی اور پھر فرمایا : (یہ وضو ہے ، پس جس نے اس پر اضافہ کیا اس نے برا کیا یا زیادتی کی یا ظلم کیا)۔

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابی وقاص کے وضو کرتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے تو آپ نے کہا : (اے سعد یہ کیا اسراف ہے) اس نے کہا : اے اللہ کے رسول کیا وضو میں بھی اسراف ہے ؟ آپ نے فرمایا : (ہاں ، اگرچہ تم چلتی نہر کے کنار پر کیوں نہ ہوں) ۔

اسلام پانی کو ایک قومی اور انسانی خزانے کی نگاہ سے دیکھتا ہے ، جس میں ہر انسان کا حق ہے کسی ایک کو بھی اس سے محروم نہیں کیا جائے گا ، اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (لوگ تین چیزوں میں شریک ہیں : پانی ، گھاس اور آگ میں)۔ پانی کے اہتمام کے بارے میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جس شخص نے پانی کا کنواں کھودا اس سے انسانوں ، جنوں اور پرندوں میں سے کسی بھی ذی روح نے پانی پیا تو وہ روز قیامت اس کے لئے باعث اجر و ثواب ہو گا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (سات چیزیں ایسی ہیں جس کا اجر انسان کے مرنے کے بعد بھی اس کو پہنچتا ہے جب وہ اپنی قبر میں پڑا ہوتا ہے : جس نے کوئی علم سکھایا ، یا کوئی نہر کھودی ، یا کوئی کنواں کھودا ، یا کوئی کھجور کا درخت لگایا ، یا کوئی مسجد بنائی ، یا قرآن کا صدقہ جاریہ کیا ، یا اپنے پیچھے کوئی اولاد چھوڑی جو اس کی موت کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی تھی)۔

آخر میں ہم اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ پانی کو گندہ کرنا یا اس کو ضائع کرنا یا اس کی حفاظت نہ کرنا فساد انگیزی کی ایک صورت ہے جس سے اسلام نے روکا ہے ، ارشاد خداوندی ہے **{وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا}** اور زمین میں اس کے سنور جانے کے بعد فساد انگیزی نہ کرو ۔ پانی کا ہر قطرہ زندگی کے برابر ہے جیسا کہ یہ ایک قیمتی مال کے برابر ہے ، اس کو کھونے یا اس کو ضائع کرنے کا مطلب اس اہم پیداوار کو ضائع کرنا ہے جن کی حفاظت کرنا ضروری ہے ، اسی لئے ہم سب کا فرض ہے کہ اس نعمت کی حفاظت کر کے اس کا شکر ادا کریں کیونکہ نعمت کا شکر ادا کرنا اس کے دوام اور اس کی زیادت کا سبب ہے ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا **{وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ}** اور تمہارے رب نے حکم فرما دیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تم پر اپنی نعمتوں میں ضرور اضافہ کر دوں گا۔ اے اللہ عالم اسلام خاص طور پر مصر ، اس کی عوام ،

اس کے جوانوں ، اس کی فوج، اس کی پولیس ، اس کی پیداوار کی
حفاظت فرما اور ان کو ہر برائی اور شر سے محفوظ رکھا